

سپریم کورٹ رپورٹس (2006) SUPP. 10 ایس سی آر

ڈاکسٹری۔ اے۔ قریشی بنام کمشنر آف انکم ٹیکس، بھوپال

6 دسمبر 2006

(ایس۔ بی۔ سنہا اور مارکنڈے کاٹجو، جسٹسز)

قانون آمدنی ٹیکس، 1961۔ کاروبار/پیشہ سے حاصل ہونے والے منافع اور آمدنی کا حساب۔
ہیروئن کی تیاری اور فروخت میں ملوث ٹیکس دہندہ۔ ہیروئن کی ضبطی۔ کٹوتی، دعویٰ۔ دفعہ 37 کا اطلاق۔ قرار
دیا گیا: ہیروئن کی ضبطی ٹیکس دہندہ کی تجارت میں ذخیرہ کا حصہ تھی۔ اس طرح ضبطی کی وجہ سے کٹوتی کو
کاروباری نقصان کے طور پر دعویٰ کرنے کا حق ہے۔ دفعہ 37 کاروباری اخراجات سے متعلق ہے، اس طرح
لاگو نہیں ہوتا۔ دفعہ 37۔

علم قانون۔ قانونی اصول بمقابلہ اخلاقیات۔ قرار دیا گیا: قانون اخلاقیات سے مختلف ہے۔ عدالت
نے مقدمات کا فیصلہ قانونی اصولوں کی بنیاد پر کرنا ہوتا ہے، نہ کہ جج کی ذاتی اخلاقی آراء کی بنیاد پر۔

اس اپیل میں جو سوال زیر غور آیا وہ یہ تھا کہ کیا ٹیکس دہندہ یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ اس سے ضبط کی گئی
ہیروئن تجارت میں اس کے ذخیرہ کا حصہ ہے اور اس لیے ضبطی کی وجہ سے اس کا نقصان کاروباری نقصان
کے طور پر قابل قبول کٹوتی ہے۔

اپیل کی منظوری دیتے ہوئے عدالت:

فیصلہ: 1.1. انکم ٹیکس حکام نے یہ نتیجہ ریکارڈ کیا کہ ٹیکس دہندگان ہیروئن کی تیاری اور فروخت میں ملوث تھا۔ ایک بار جب اس طرح کی حقیقت کو ریکارڈ کیا جاتا ہے تو، اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس طرح کے کاروبار سے ہونے والا کوئی بھی نقصان کاروباری نقصان ہے۔ ٹریبونل نے یہ نتیجہ ریکارڈ کیا کہ ٹیکس دہندگان ہیروئن کی تیاری اور فروخت کا کاروبار کر رہے تھے اور ضبط کی گئی ہیروئن ٹیکس دہندگان کا کاروبار تھا۔ اس نتیجے کے پیش نظر ٹریبونل نے ٹیکس دہندگان کے اس دعوے کو درست طور پر منظور کیا کہ ہیروئن کے نقصان کو کاروباری نقصان کے طور پر کاٹا جائے۔ (314-جی-ایچ؛ 315-اے)

2.1۔ قانون آمدنی ٹیکس 1961 کی دفعہ 37 کا فوری معاملہ پر کوئی اطلاق نہیں ہے کیونکہ دفعہ 37 کاروباری اخراجات سے متعلق ہے، اور فوری معاملہ کاروباری اخراجات سے نہیں بلکہ کاروباری نقصان سے متعلق ہے۔ کاروباری نقصانات کمپیوٹنگ منافع میں عام تجارتی اصولوں پر قابل قبول ہیں۔ ایک بار جب یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ ضبط کی گئی ہیروئن ٹیکس دہندگان کی تجارت میں ذخیرہ کا حصہ ہے، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ تجارت میں اس طرح کے ذخیرہ کی ضبطی کو کاروباری نقصان کے طور پر منظور دی جانی چاہئے تجارت میں ذخیرہ کے نقصان کو تجارتی نقصان سمجھا جانا چاہئے۔ لہذا عدالت عالیہ کے فیصلے کو برقرار نہیں رکھا جاسکتا اور اسے کالعدم قرار دے دیا جاتا ہے اور ٹریبونل کا حکم بحال کر دیا جاتا ہے۔ (315-جی-ایچ؛ 316-اے-بی)

سی آئی ٹی بنام پیار سنگھ، اے آئی آر (1980) ایس سی 1271 اور کمشنز آف انکم ٹیکس ایس این اے ایس اے اناملائی چیئٹار، اے آئی آر (1973) ایس سی 1032 پر بھروسہ کیا۔

عدالت عالیہ نے قانونی نقطہ نظر کے بجائے جذباتی اور اخلاقی نقطہ نظر اپنایا ہے۔ عدالت عالیہ کے اس حکم کو برقرار رکھا جاتا ہے کہ ٹیکس دہندہ غیر قانونی طور پر ہیروئن کی تیاری اور فروخت میں انتہائی غیر اخلاقی کام کر رہا تھا۔ تاہم، مقدمات کا فیصلہ عدالت کو قانونی اصولوں پر کرنا ہے نہ کہ کسی کے اپنے اخلاقی نظریات کی بنیاد پر۔ قانون اخلاقیات سے مختلف ہے۔ (315-ایف-جی)

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 5635 آف 2006۔

مدھیہ پردیش عدالت عالیہ (اندور پنچ) کے حتمی فیصلے اور حکم سے تاریخ 29.11.2004 کو آئی ٹی اے نمبر 33/1999 میں۔

درخواست گزار کی طرف سے ایم ایل ورما، اندو ملہوڑ اور وکاس مہتا اور ستیہ متر شامل ہیں۔

مدعا علیہ کی طرف سے کے پی پاٹھک، اے ایس جی، ٹی اے خان اور بی وی بلرام داس شامل ہیں۔

عدالت کا فیصلہ کس نے سنایا

جسٹس مارکنڈے کاٹجی نے اجازت دے دی۔

یہ اپیل مدھیہ پردیش عدالت عالیہ کی جانب سے 1999 کے آئی ٹی اے نمبر 33 میں 29 نومبر 2004 کو دیے گئے فیصلے کے خلاف دائر کی گئی ہے۔

فریقین کے وکیل کو سنا اور ریکارڈ کا جائزہ لیا۔

درخواست گزار ایک ٹیکس دہندہ ہے۔ وہ ضلع مندسور میں 'گروتھ نامی مقام پر پیشے سے ڈاکٹر ہیں۔ 18.7.1985 کو سی بی آئی اہلکاروں نے اپیل کنندہ کو جیپ (جونگا) آرائس او 3592 میں بھاری مقدار میں ممنوعہ اشیاء (منشیات ہیروئن) لے جاتے ہوئے گرفتار کیا۔ اس کے نتیجے میں اس کے رہائشی احاطے میں مزید چھاپہ مارا گیا۔ اس چھاپے میں ہیروئن پاؤڈر بنانے والی ایک خفیہ لیبارٹری کے ساتھ ساتھ متعدد ممنوعہ منشیات بھی برآمد کی گئیں۔ ان تمام ممنوعہ اشیاء کو ضبط کر لیا گیا اور ٹیکس دہندگان کے خلاف این ڈی پی ایس ایکٹ کے تحت کارروائی شروع کی گئی۔ ہمیں ان کارروائیوں سے کوئی سروکار نہیں ہے۔

جہاں تک قانون آمدنی ٹیکس کے تحت کارروائی کا تعلق ہے، جس کے بارے میں ہمارا تعلق ہے، ٹیکس دہندگان اور اپیل کنندہ نے تخمینہ سال 1986-87 کے لئے اپنا ریٹرن داخل کیا۔ اس جائزے میں ٹیکس دہندہ نے دعویٰ کیا کہ چونکہ اس سے ضبط کی گئی ہیروئن تجارت میں اس کے ذخیرہ کا حصہ ہے لہذا ضبطی کی وجہ سے اس کا نقصان اس کے منافع اور کاروبار/پیشے کے فوائد کا حساب لگاتے ہوئے ایک قابل قبول کٹوتی ہے۔ تشخیصی آفیسر نے 28.3.1989 کے حکم کے ذریعہ ٹیکس دہندگان کی دلیل کو قبول نہیں کیا اور ضبطی کی گئی ہیروئن کی تخمینہ قیمت کے طور پر 5,50,000 روپے کی رقم کو نامعلوم ذرائع سے آمدنی کے طور پر شامل کیا۔ ٹیکس دہندگان کی طرف سے دائر اپیل میں سی آئی ٹی (اپیل) نے 1.2.1990 کے اپنے حکم کے ذریعہ تشخیصی آفیسر کے حکم کو برقرار رکھا۔ اس کے بعد ٹیکس دہندگان نے ٹریبونل کے سامنے دوسری اپیل دائر کی۔ ٹریبونل نے 31 اپریل 1993 کے اپنے حکم کے ذریعہ ضبط کی گئی ہیروئن کی قیمت کم کر کے 2 لاکھ روپے کر دی، لیکن ٹیکس دہندگان کی آمدنی سے اس رقم کو کاروباری نقصان کے طور پر کاٹنے سے انکار کر دیا، کیونکہ ٹریبونل کے مطابق ٹیکس دہندگان نے اسے کاروباری نقصان کے طور پر دعویٰ نہیں کیا تھا۔ تاہم، بعد میں دفعہ 254(2) کے تحت ایک درخواست پر ٹریبونل نے 26.4.1994 کے حکم کے ذریعہ قبول کیا کہ ٹیکس دہندگان نے درحقیقت اسے نقصان کے طور پر دعویٰ کیا تھا، اور اس کے نتیجے میں اس نے 31.3.1993 کے اپنے حکم کو واپس لے لیا۔ آخر کار، ٹریبونل نے 14.10.1998 کے حکم کے ذریعہ اپیل کی منظوری دی اور کہا کہ ٹیکس دہندگان کاروباری نقصان کے طور پر کٹوتی کا دعویٰ کرنے کا حق دار ہے۔ دوسرے لفظوں میں، ٹریبونل کا خیال تھا کہ چونکہ ضبطی کے نتیجے میں تجارت میں نقصان ہوا ہے، لہذا اس عدالت کے ذریعہ سی آئی ٹی بمقابلہ سی آئی ٹی میں طے کردہ قانون پر بھروسہ کیا جاتا ہے۔ 124 آئی ٹی آر 40 سالہ پیارا سنگھ نے ٹیکس دہندگان کی کل آمدنی میں سے 2 لاکھ روپے کی کٹوتی کی منظوری دی۔ یہ ٹریبونل کے اس نقطہ نظر کے خلاف ہے کہ ریونیو نے ناراض محسوس کیا اور عدالت عالیہ میں اپیل دائر کی، جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، قانون کے مندرجہ ذیل سوالات پر حتمی سماعت کے لئے قبول کیا گیا تھا:

- 1۔ کیا این ڈی پی ایس ایکٹ 1985 کی شق کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ہیروئن رکھنے کو ایک طبی ماہر کے پاس ذخیرہ اور تجارت سمجھا جاسکتا ہے؟

2- کیا ایسے طبی ماہر کو ہیروئن کے ایسے ذخیرہ سے تجارت کے دوران نقصان کے طور پر 2 لاکھ روپے کی کٹوتی کی منظوری دی جاسکتی ہے؟

3- کیا انکم ٹیکس اپیلٹ ٹریبونل، اندور پنچ نے آئی ٹی-272/89-90 میں تشخیصی سال 1986-87 کے لیے جو حکم دیا ہے، وہ غلط اور غیر قانونی ہے؟

مذکورہ حکم کے ذریعہ عدالت عالیہ نے اپیل کی منظوری دے دی اور ٹریبونل کے حکم کو کالعدم قرار دے دیا۔ لہذا، یہ اپیل۔

اپنے فیصلے کے پیرا گراف 7 میں عدالت عالیہ نے انکم ایکٹ کی دفعہ 37 کی وضاحت پر بھروسہ کیا ہے جس میں کہا گیا ہے:

”دفعہ 37-وضاحت: شکوک و شبہات کو دور کرنے کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ ٹیکس دہندگان کی جانب سے کسی بھی ایسے مقصد کے لئے کیا گیا کوئی بھی خرچ جو جرم ہے یا جو قانون کے ذریعہ ممنوع ہے، اسے کاروبار یا پیشے کے مقصد کے لئے نہیں سمجھا جائے گا اور اس طرح کے اخراجات کے سلسلے میں کوئی کٹوتی یا الاؤنس نہیں دیا جائے گا۔

درخواست گزار کے سینئر وکیل جناب ایم ایل ورمانے دلیل دی کہ اس معاملے میں ایکٹ کی دفعہ 37 کا کوئی اطلاق نہیں ہے کیونکہ دفعہ 37 کاروباری اخراجات سے متعلق ہے، اور اس معاملے میں ہم کاروباری اخراجات سے نہیں بلکہ کاروباری نقصان سے متعلق ہیں۔ ہم اس دلیل سے متفق ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ٹیکس دہندگان نے ابتدائی طور پر انکم ٹیکس حکام کے سامنے اس بات پر اطمینان کا اظہار کیا تھا کہ ایفون سے ہیروئن بنانے کا سامان ٹیکس دہندگان کا نہیں ہے بلکہ وی ٹی مدن نامی شخص کا ہے۔ تاہم، تخمینہ افسر اس دلیل سے متفق نہیں تھا اور ٹریبونل نے 31.3.1993 کے اپنے پچھلے حکم میں (اپنے حکم کے پیرا گراف 7 میں) ایک نتیجہ درج کیا ہے کہ ٹیکس دہندگان مادی فوائد کے لئے ہیروئن کی

تیاری اور فروخت میں ملوث تھا۔ اس طرح انکم ٹیکس حکام کی جانب سے یہ کہا گیا ہے کہ درخواست گزار ہیروئن کی تیاری اور مادی فائدے کے لیے اسے فروخت کرنے میں ملوث تھا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ٹیکس دہندگان نے دلیل دی تھی کہ وہ صرف اپنے طبی پیشے سے آمدنی حاصل کر رہے ہیں اور ہیروئن کی تیاری اور فروخت کی کوئی غیر قانونی سرگرمی نہیں کر رہے ہیں۔ تاہم ٹریبونل نے 31 جنوری 1993 کو اپنے حکم میں کہا تھا کہ ٹیکس دہندہ ہیروئن کی تیاری اور فروخت میں ملوث تھا۔ اس طرح انکم ٹیکس حکام نے خود یہ نتیجہ ریکارڈ کیا ہے کہ ٹیکس دہندگان ہیروئن کی تیاری اور فروخت میں ملوث تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ٹریبونل کے 1993.3.31 کے حکم کو بعد میں ٹریبونل نے واپس لے لیا تھا، لیکن چونکہ 14.10.1998 کے حتمی حکم کے ساتھ ٹریبونل نے کہا ہے کہ ضبط کی گئی ہیروئن تجارت میں ٹیکس دہندگان کا ذخیرہ تھا، لہذا یہ واضح ہے کہ ٹریبونل نے اس نقطہ نظر کا اعادہ کیا کہ ٹیکس دہندہ ہیروئن کی تیاری اور فروخت کا کاروبار کر رہا تھا۔

ایک بار جب انکم ٹیکس حکام اس طرح کے حقائق کو ریکارڈ کرتے ہیں، تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس طرح کے کاروبار سے ہونے والا کوئی بھی نقصان کاروباری نقصان ہے۔

اس معاملے کے حقائق سی آئی ٹی بنام پیارا سنگھ، اے آئی آر (1980) ایس سی 1271 جو ایک ٹیکس دہندگان کا معاملہ تھا میں اس عدالت کے فیصلے سے مکمل طور پر ڈھکے ہوئے ہیں۔ جو اسمگلنگ کی سرگرمیوں کو انجام دے رہا تھا اور اس عدالت نے کہا کہ کرنسی نوٹوں کی ضبطی سے ہونے والے نقصان کو کاروباری نقصان کے طور پر منظوری دی جانی چاہئے۔

ٹریبونل کے 14.10.1998 کے حکم میں پیرا گراف 8 میں یہ حقیقت سامنے آئی ہے کہ ہیروئن ٹیکس دہندگان کی تجارت میں ذخیرہ کا حصہ ہے۔ اس نتیجے کے پیش نظر ٹریبونل نے ٹیکس دہندگان کے 5 کلو گرام کے نقصان میں کٹوتی کے دعوے کی منظوری دے دی۔ ہیروئن جس کی قیمت کا تخمینہ ٹریبونل نے کاروباری نقصان کے طور پر 2 لاکھ روپے لگایا تھا۔

ہم ٹریبونل کے نقطہ نظر سے مکمل طور پر متفق ہیں۔

تاہم عدالت عالیہ نے اپنے فیصلے کے پیرا گراف 10 میں کہا:

'اس معاملے میں ٹیکس دہندہ ڈاکٹر کے پیشے سے وابستہ تھا۔ اس کا اپنے پیشے کو جاری رکھنے کے لئے ممنوعہ مضمون یعنی ہیروئن سے کوئی لینا دینا نہیں تھا۔ یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ ہیروئن رکھنا این ڈی پی ایس ایکٹ کے تحت ایک جرم ہے۔ اس نقطہ نظر میں دفعہ 37 کی وضاحت کی سختی پوری طرح سے مطمئن تھی اور اس لئے ضبط شدہ اشیاء کی قیمت میں کسی کٹوتی کا دعویٰ کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا اور نہ ہی کوئی ٹیکس دہندہ اس طرح کی کٹوتی کا دعویٰ کرنے کا حقدار تھا جو اس طرح کے گھناؤنے اور غیر قانونی کاروبار میں ملوث ہونے کا پابند تھا اور اس کی پیشہ ورانہ سرگرمی سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ درحقیقت یہ ایک ڈاکٹر سماج کے لئے شرمناک تھا جہاں ایک ڈاکٹر انسانیت کے خلاف اس طرح کی سرگرمیوں میں ملوث پایا گیا۔

ہماری رائے میں عدالت عالیہ نے قانونی نقطہ نظر کے بجائے جذباتی اور اخلاقی نقطہ نظر اپنایا ہے۔ ہم عدالت عالیہ سے مکمل طور پر متفق ہیں کہ ٹیکس دہندہ غیر قانونی طور پر ہیروئن کی تیاری اور فروخت میں انتہائی غیر اخلاقی کام کا ارتکاب کر رہا تھا۔ تاہم، مقدمات کا فیصلہ عدالت کو قانونی اصولوں پر کرنا ہے نہ کہ کسی کے اپنے اخلاقی نظریات کی بنیاد پر۔ قانون اخلاقیات سے مختلف ہے، جیسا کہ مثبت قانون دان بینتھم اور آسٹن نے نشاندہی کی ہے۔

جیسا کہ اوپر مشاہدہ کیا جا چکا ہے، اس معاملے کے حقائق سی آئی ٹی بنام پیارا سنگھ (سپرا) میں اس عدالت کے فیصلے سے مکمل طور پر ڈھکے ہوئے ہیں۔

دفعہ 37 کی وضاحت کا موجودہ معاملے سے کوئی لینا دینا نہیں ہے کیونکہ یہ کاروباری اخراجات کا معاملہ نہیں ہے، بلکہ کاروباری نقصان کا معاملہ ہے۔ کاروباری نقصانات کمپیوٹنگ منافع میں عام تجارتی اصولوں پر قابل قبول ہیں۔ ایک بار جب یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ ضبط کی گئی ہیروئن ٹیکس دہندگان کی تجارت میں ذخیرہ کا

حصہ ہے، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ تجارت میں اس طرح کے ذخیرہ کی ضبطی کو کاروباری نقصان کے طور پر منظوری دی جانی چاہئے۔ انکم ٹیکس کمشنر بنام ایس این اے ایس اے انسٹان ملانی چیٹیا، اے آئی آر (1973) ایس سی 1032 کے تحت تجارت میں ذخیرہ کے نقصان کو تجارتی نقصان سمجھا جانا چاہئے۔

مذکورہ بالا وجوہات کی بنا پر عدالت عالیہ کے متنازعہ فیصلے کو برقرار نہیں رکھا جاسکتا اور اس کے ذریعے اسے کالعدم قرار دیا جاتا ہے اور ٹریبونل کا حکم بحال کر دیا جاتا ہے۔ اپیل کی منظوری ہے۔ بناسی لاگت کے۔

این جے۔

اپیل کی منظوری دی جاتی ہے۔